# منشور محمدی


منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم مہر آمد منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | کو یان لغت و تیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ ہجری روز یکشنبہ | جلد ۲


لا الٰہ الا اللہ | مثنوی | محمدؐ رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول — کھلتے تو ریہ موحد کی ہین بھول — دافع ظلمت ہی نام خدا — نور منور محمد مصطفا

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا — یعنی پرچہ نادری مسمور کا — سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین — خار کو مانند حق کی راہ مین — سارے بیونسے دل اپنا صاف ہی — بد زبانی شیوہ اجلاف ہر

نام رکھا شمس ہے اخبار کا — نور پر گرتا ہے ضعف نار کا — خود رو یمین گوہر عیسیٰ ہی طاق — چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا — کرتے ہین توہین فخر انبیا — مذہب احمد ہی توحید احد — شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد

افترا بہتان و الزام قبیح — سرور عالم پہ ہر یکمین صریح — قابل حق ہی قل ہو اللہ احد — باپ بیٹے سے ہی اغنا الصمد

اور خصوصاً ہین جو کالے یادری — تازہ نخوت جنکے سر مین بھری — بی پدر فرزند او پیدا کند — طفل را در مہد او گویا کند

سوفیون کے طرح سے بی نام و ننگ — جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ — آدم و حوا کی کب باپ تھے — قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے

کرکے تحریف سخن مین ریل پیل — روغن سپر کو کہتے ہین چھلیل — وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا — ابن مریم کیونکر مسیحا بن گیا

الامان ای صانع چرخ کہن — ماٹ بگری نیل کا ہی جوش زن — اک خدا کو تین مین کرنا حلول — ہی سراسر شرک و ناہمی کی بحول

دین حق پر آپ مین ہم استوار — ہین دل و جان محمد پر نثار — خوف خالق سے ڈرو ای شرکو — اک خدا کو تین تیرا مت کرو

مین خود غالب کا ہوکر رہونگا اور اسکے شریعت کے
موافق عمل کرونگا اور قواطیرہ متعلقات روم مین
استنبول کے قریب ہے۔ حضرت کے اصحاب عمر
ابن الخطاب رضہ نے فتح کیا ہے چنانچہ تواریخ کے
کتابون مین مسطور ہے واضح ہوگا۔ کفارہ نہین
ہوسکتا لوکا۔ ۱ باب ۳۳ متی ۲۷ باب۔ ۱۱ و ۳۷
درس اور اسکے ۲ باب ۶ درس۔ مرقس ۱۵ باب
۲۵ درس علی ہذا القیاس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ
یہودیونکا بادشاہ تھا نہ غیر کے لئے مبعوث ہوا وے
تمام کے لئے کفارہ کیونکر ہوسکیگا علاوہ ازین
مرقس باب ۱۰ درس وہ خود مختار کل کا نہتا جسے
تمام لوگونکو بچا سکے بلکہ اوسکی دعا نہ مقبول ہونے
کے لئے قبول نہ ہوی لوقا باب ۲۲ کے ۴۰ سے تا
۴۶۔ فقط ؎ راقم طالب العلم ملک شاہ۔

## بقیۂ عقاید مکمل

اول انبیا تو ہے آدم
کیا ختم الرسل محمد کو
او۔ عہ دین پیغمبرونکا شمار
بھی صادق تھا ابو بصیر و
دیکھو نسبت گناہ یا کچھ جھوٹ
سجدہ بہتان ہو مسافانہ
افضل انبیا محمد ہین
ہو مسیح ہین کا زخمی

اور محمد ہے آخرین سبکا
مصطفےٰ مجتبےٰ خطاب دیا
حصر کرنا ہمین نہین اولےٰ
اور معصوم و اہل صدق و صفا
ہے جو اہل کتاب نے لکھا
نہین کچھ اعتبار بیسل کا
نہین اس مرتبہ کو کوئی پہنچا
ہین وہ انسان پہ انکا دین کہا

جاگتے جسم سمیت گئے معراج
اور گردون سے پھر گئے آگے
امت انکی ہے بہترین امم
دین اونکا ہی ناسخ ادیان
ہین صحابہ نکو تیری امت
اولین بوبکر عمر ہے دوم
رتبے اونکے بھی ہین علے الترتیب
پھر ہین طلحہ زبیر و سعد و سعید
پھر ہین سب اہل بدر و اہل احد
فاطمہ بضعۃ الرسول جو ہے
اور حسن اور حسین جنت مین
اور خلافت کا کام بعد رسول
پھر ہوی ملکرانی و شاہی
بنت بوبکر جو کہ عائشہ ہے
کسی اصحاب کو برا مت کہہ
مجتہد کرتے ہین خطا و صواب
جو کوئی ہووے اہل قبلہ سے
اور جو انسانونکا پیمبر ہے

جو سوار براق تھا بسا
تنہا خدا نے جو بنایا ملک ما
اور شریعت بھی اکمل و علیٰ
اور کمالات معنوی سے بھرا
اور چار اونمین سے ہوی خلفا
پھر ہین عثمان پھر علی اولیٰ
رافضی خارجی کی راہ نجا
بوعبیدہ و عبدرحمان کا
اہل بیعت کا جان پھر رتبا
اہل جنت سے ہی رئیس لنا
ہین جوانان خلد مین کہتا
تا فقط تا بہ تیس سال رہا
جسنے چاہا وہ تخت پر بیٹھا
زوجۂ مصطفےٰ ہے خلد آرا
بھیج رضوان حق سبھی پہ سدا
پر نہ اونسے کسیکو کہیے برا
کہنا کافر نہین ہی اسکو روا
ہی فرشتون کی وہ رسل برتر

## نصایح علمی

لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ مین سمجھایا کہ ای پسر
بیٹے شب و روز مین ایک وقت طلب علم کے واسطے
مقرر کر کیونکہ علم چھوڑ دینے سے جیسا ضایع
ہوتا ہے ویسا دوسرے طریق سے ضایع نہین

ہوتا خرچ کرنے سے مال کم ہوجاتا ہے اور علم کو
جسقدر صرف مین لائے اوسیقدر بڑھتا ہے۔
عالم کی صحبت سے خدا خوش ہوتا ہے اور حسنات
حاصل ہوتی ہین اور برائیان محو ہوجاتے ہین اور
خزانہ فہم و ہنر کا جمع ہوتا ہے۔ عالم کی پیروی سے
دنیا مین انسان بلند مرتبہ اور مرنے کے بعد لوگون
کی زبانپر اُسکا ذکر خیر جاری رہتا ہے۔
علم کی بہت سے فضیلتین ہین اسکو بمنزلہ ایک انسان
جلیل الشان کے تصور کیجئے کہ سر اوسکا فروتنی اور
تواضع ہے اور آنکھین اُسکے منزہ ہونا ہے رشک
وحسد سے اور کان اسکی سمجھ اور شعور ہے اور زبان
اوسکی سچ کہنا ہے اور حافظہ اسکا تلاش اور
جستجو حق کی ہے اور دل اوسکا نیک نیت ہونا ہے
اور عقل اوسکی اسباب نیکی و بدی کو پہچاننا ہے
ودستہ اوسکے مہربانی کرنا ہے اور ہمت اوسکی
عیوب سے سالم رہنا ہے اور پاؤن اُسکے عالمون
کی خدمت مین آنا جانا ہے اور حکمت اسکی پرہیزگاری
اور اسکے آگے چلنے والا عافیت ہے اور گھوڑا
اسکا عہد و پیمان پر ثابت قدم رہنا ہے اور
ہتھیار اسکا کلام کی نرمی ہے اور تلوار اُسکی
خدا کی مرضی پر راضی رہنا ہے اور کمان اسکی ہر کسی
کے ساتھ اچھی چلن سے رفتار کرنا ہے اور لشکر اسکا
اہل علم کی ہمنشینی ہے اور مال اسکا ہر چیز کی حد

نگاہ رکھنی ہے اور ذخیرہ اسکا گناہون سے پرہیز
کرنا ہے فقط ؛ راقم فقیر محمد عنایت اللہ۔

## بقیہ مضمون مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی

**قال** سورہ تحریم مین مسطور ہی ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭
کتاب حیوٰۃ القلوب کے ۲ جلد ٭ ٭ ٭ کی موافق
اس آیت کے وارد ہونیکا سبب یہ ہی ٭ ٭ ٭
٭ ٭ فقط لیکن چونکہ محمد کا دل نہ چاہتا تھا ماریہ
کو چھوڑنے تو اپنی عہد سے پشیمان ہوکر آیہ مذکورہ
کو وارد کیا تاکہ اوسکی رو سے قسم کا توڑنا الٹا
اسپر جایز ہوجاوے ٭ ٭ ٭ ٭ انتہی۔
**اقول** اس آیت کے نازل ہونیکا یقیناً اور
قطعاً یہ سبب قرار دینا محض بے سند اور بالکل
بے بنیاد ہے۔ صرف یہہ قصہ منافقون کی بناوٹ
اور مخالفون کی ایجاد ہے اور یقیناً غلط اور قطعاً
افترا ہے اور اس آیت کو ایسے قضیہ موضوعہ سے
کچھ علاقہ نہین ہے۔
مینے کتاب تحقیق دین حق کے جواب مین بڑی تطویل
اور تفصیل سے اس قصہ کے روایتون مین قدح
اور جرح کرکے اسکا واہی اور بے سند اور عدم ثبوت
ہونا واضح اور آشکار کیا ہے۔ چونکہ یہان پر
صرف حیات القلوب کا حوالہ دیا گیا ہے لہذا ہم
صرف اسی سند پر گفتگو کرینگے۔ شاید پادریصاحب

ایسے باتون سے ناواقف ہین کہ روایتون کا ثبوت
کیونکر ہوسکتا ہے اور کس طریق پر اون سے سند
لائی جاتی ہے - ظاہر ہے کہ حیات القلوب کا محض
حوالہ اور اسکی کسی روایت سے تمسک بی ضابطہ
ہی جب تک کہ اس روایت کے اسناد اور سلسلہ رواۃ
کے ضابطہ من درایت کے موافق جانچ نہ کیجاوے
اور قلت یا کثرت مخبرین اور تعارض اخبار پر نظر نہ
کیجاے - اور سیرت اور تاریخ کے کتابین اور اکثر
تفسرین جنمین بڑی لمبے چوڑے قصے لکھی ہوئی
ہین وہ بی سند اور احتجاج کے لائق نہین ہوتین
کیونکہ وہ قصہ انمین بحذف اسناد و بلا تحقیق و تفتیش
درج ہوتے ہین کیونکہ مفسرین اور اہل سیرت کا
دستور ہے کہ سب روایتین اک دوسرے کے خلاف
اور سلسلہ مین ناقص صرف یہہ بات دکہلانے کے
واسطے لکھدیتے ہین کہ اسباب مین یہہ روایتین
منقول ہین لیکن نہ وہ آپ اونہ اور لوگ ان
روایتون کی صحت اور قطعیت تسلیم کرتے ہین -
تہان وہ نادان جسکو اس قسم کے امور مین مہارت
نہو وہ غلطی مین پڑجاتا ہے اور اسکا دہوکہ کہانا
خود اسی کی نادانی کا نتیجہ ہے - اسکے علاوہ
صرف پادری صاحب کی نادانی ہی نہین بلکہ اسمین
بہ دیانتی اور خیانت بہی شامل ہے کیونکہ تفسرون

اور سیاق و سباق کتابون مین اس سورہ کے شان نزول کے
مختلف سہ روایتین ہین اور یہ لوگ اون سہ روایتون کو
چہوڑکر صرف ایسے قصہ مایہ قطعیہ کو قطعا اور یقینا
آیت کے شان نزول قرار دیتے ہین - الغرض تحریم
ماریہ کا قضیہ ناقابل اعتبار اور نالائق اعتراض ہے
جسکا کچہ ثبوت نہین اور جب تک کہ اسکا قطعی ثبوت نہو
جاوے ہمارے مخالف اور معترض دو جرموں کے مرتکب ہوتے
ہین ایک تو جہوٹا قصہ بیان کرنا دوسرے جہوٹی شان نزول
قرار دینی - اس وضعی اور بے بنیاد قصہ سے درگذر
کرکے ہم اس بحث کے طرف متوجہ ہوتے ہین کہ الفاظ
قرآن سے (تحلۃ ایمانکم) قسم توڑنے کی اجازت
پائی جاتی ہے یا نہین - اسکا جواب یہہ ہے کہ قسم
کہانا اور حلف کرنا بہی ایک بنائی ہوئی بات ہے
پہر اسکے توڑنے کی اجازت ہم کب تسلیم کرتے ہین
آیت کے سیاق سے صاف پایا جاتا ہے کہ کوئی شے
دراصل حلال ہے اور پیغمبر نے کسی وجہ سے اوس چیز
کے برتنے اور استعمال سے اپنے آپکو باز رکہا کیونکہ
تحریم سے امتناع انتفاع شے مراد ہے اور اسی تحریم
کو جملہ (تحلۃ ایمانکم) مین یمین سے تعبیر کیا ہے یعنی
امر مباح اور فعل جایز سے امتناع انتفاع اور اسکو
استعمال کو منع اور ترک کرنا یمین قرار دیا گیا -
پس یہان پر نہ کوئی قسم تہی نہ حلف تہا اپنی ذہن سے

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عم کے چہپا

دعوت تثلیث مین یہ کہا ہی کیا
بین فقط وہ اک پہ بہی تلا

حاصلِ دنیا کو وہ سمجھے ہین دین
دین حق سے انکو بہرہ ہی نہین

مرغ و نان و سیم و زر ہی میز پر
سر بسر مئی ہو رہی ہے تیز تر

عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال

چاہتے ہو گر نجاتِ اخروی
دین احمدی کرو تم پیروی

چھوڑ وہ ہٹ دہرمی مسیحی بھائیو
بحث ناحق منکرو کلیسیا سے آؤ

## شان ایران کا حال

چونکہ اجکل ایران کے معاملات درپیش ہین اسلئے ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے ناظرین کو کیفیت مندرجہ ذیل مطبوع طبع ہوگی -

شاہ ایران کا نام ناصر الدین ہے یہ خاندان فارس مین سے نہین ہین بلکہ دارا کی نسل سے ہین اور آغا محمد شاہ سے یہ بادشاہ چہارم ہے - جب عرب ہفتم صدی مین وارد ایران ہوئے تھے تو وہ خراسان مین سکونت پذیر تہے اور سوا اسکے اور اور اضلاع مین بھی منتشر ہوکر آباد ہوئے تہے بعض بعض مقامات پر ہنوز اس قوم کے لوگ اب بہی موجود ہین بعد اون کے ترکی اور تاتاری عربون پر حملہ آور ہوئے اور اون کو زیر کیا اور نو سو برس تک تخت حکومت اونکی قبضہ مین رہا اور اوسی قوم سے بہی بادشاہ بعد ایک دوسرے کے ہوتا رہا انتظام خلیفہ کا روسے تاتارنے شکست کر دیا تھا تاتاری اور ترک و مغل وہان حکومت کرتے تھے مگر ایک فرقہ صوفی نے جسنے اوج ترقی پاکر بہت زیادہ قوت حاصل کی تہی اور بہ امداد فرقہ گورگر کے جو تیمور کے ساتہ ایران مین داخل ہوئے تھے انہون نے تاتاریون وغیرہ کو زیر کیا - اسوجہ سے صوفیون کو اسدرجہ تقویت و ثروت حاصل ہوی کہ تہوڑے عرصہ مین شاہ کے مقابل ہوگیا ۱۷۲۹ء مین جبکہ کریم خان شاہ فارس نے انتقال کیا تو فارس کے نزاع باہمی نے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ ایک شخص فرقہ مذکورہ بالا کا تخت نشین فارس ہوا اس شخص نے قلعہ شیراز اور قلعہ اصفہان کے سامان جنگ کو موقوف کرکے اور ہتہیارون کو پہینک کر طہران کو پایہ تخت مقرر کیا - اس شخص کا نام آغا محمد تہا شاہ حال اوسی کی نسل سے ہین اور ۱۲۶ برس کا عرصہ انکو تخت نشین ہوئے گذرا ہے شاہ موصوف کے قبضہ مین بہت سے تواریخی جواہرات ہین جو ہندوستان سی گئی ہین وہ جواہر اس طرح سے وہان پہونچی کہ جب نادر شاہ دہلی پر حملہ آور ہوا اور اوسکو اپنے قبضہ مین لایا تو جسقدر مشہور اور عمدہ زمانہ ہاے سابق کے جواہرات تہے وہ سب مشہد مقدس کو لے گیا - مگر جب آغا محمد کو حکومت ایران کی حاصل ہوی تو وہ تمام جواہرات مشہد سے اپنے پایہ تخت طہران مین لیگیا یہ جواہر نادر روزگار نایاب زمانہ ہین انکی قیمت کا تخمینہ دو تین ملین

کرتے ہین - چونکہ مضافات طہران خاص فرقہ مذکور کی ہے لہذا یہان کی آمدنی زیادہ اور اخراجات کم ہین اسی وجہ سے شاہ کے پاس بے شمار خزانہ جمع ہوا ہے اور مشہور ہے کہ نصیر الدین شاہ فارس کے مقابلہ مین کسیکی پاس اسقدر خزانہ جمع نہین ہے - شاہ نصیر الدین نے یورپ سے اپنے مجتہدون کے گوارا کیا ہے - اور جب یورپ سے واپس آوینگے تو کم از کم ایک لین روپیہ مجتہدین مذکور کے رضامند کرنے مین شاہ کو خرچ کرنا پڑیگا اور اسیقدر روپیہ سفر و سیاحی مین خرچ ہوگا - شاہ کے ہمراہ کئے شاہزادے اور وزیر و عام و خاص اور بہت سے حکام اور ملازم گئے ہین - اور فی الحال جو اپنے مملکت کا معقول طور پر انتظام فرمایا ہے اس انتظام کا حال بطور انتخاب اخبار روزنامچہ ایران سے ہدیۂ ناظرین بصیرت قرین کیا جاتا ہے -

## تشکیل دربار اعظم

سرکار اعلی حضرت اقدس ہمایون شاہنشاہی کل امور دولت را در میان نہ وزارت و یک صدارت تقسیم خواہند فرمود -

آسامی نہ وزارت ازین قرار است

وزارت داخلہ - وزارت خارجہ - وزارت جنگ وزارت مالیات - وزارت عدلیہ - وزارت علوم وزارت فواید - وزارت تجارت و زراعت - وزارت دربار -

## صدارت عظمی

اجرای جمیع احکام پادشاہی در سراسر کل امور دولت ایران بر عہدہ ماین ذی وزارت ہست و در دائرہ این نہ وزارت محصول بصدارت عظمی ہست و در باب صدر اعظم عبارت ہست از ہیئت اجتماع این وزارت و در صدر اعظم شخص اول دولت و رئیس دربار اعظم است عزل و نصب صدر اعظم منحصرا موقوف بارادۂ اقدس ہمایون شہنشاہی ہست عزل و نصب سایر وزرا بحکم اقدس ہمایون شاہنشاہی موقوف بتعیین صدر اعظم است -

## در باب مجلس وزارت

کلیات امور دولت راجع بمجلس وزرا در حضور اعظم ہست و صدر اعظم شخص اول دولت و رئیس مجلس وزراست مسئولیت کل ادارات دولتی بر عہدہ صدر اعظم ہست (بامعنی کہ ارجاع خدمات فرمایشات علیہ بلا واسطہ بشخص صدر اعظم خواہد شد و صدر اعظم ہر امر یکہ منوط بہر ادارہ ہست راجع خواہند داشت) سایر وزرا ہر کدامی مخصوصا در محضر صدر اعظمی مسئول امور وزارت خود میباشند - ہر وزیری کہ در امور وزارت خود کاملا مسلط ہیچ وزیری عملا حق مداخلہ بامور وزارت دیگر ندارد و ما کل وزرا در شور کلیہ امورات دولتی شریک اعمال ہمدیگر و عموما مسئول امور دولت ہستند -

تمثیلون مین باتین کرتا ہون کہ دیکھتے ہوئے نہین
دیکھتے اور سنتے ہوئے نہین سنتے اور نہین سمجھتے
اور اُسی باب کے ۲۲ سطر۔ بے تمثیل اُن سے نہین
بولتا تھا۔ علاوہ ازین ہزارون ابن اللہ ہوجاوینگے
انجیل مین آیا ہے مین جاتا ہون اپنے اور تمہارے
باپ کے پاس۔ یوحنا کے ۸ باب کے ۴۲ سطر اگر
خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھے عزیز جانتے اوسکو
۱۰ باب کی ۳۵ سطر اوہنہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا
خدا کہا۔ اِس عبارت سے ثبوت ہوا کہ بنی اسرائیل
خدا کو اپنا مربی سمجھکر مجازاً باپ اور اپنے کو بیٹا
قرار دیتے تھے جیسا کہ عیسیٰ نے اپنے کو لوگون کے
ساتھہ معطوب علیہ کرکے باپ خدا کو بنایا ہے اور
اس سے صاف معلوم ہوا کہ عیسیٰ بجز پیغمبری کے
لوگون سے برابر تھا اور تیرے مضمون سے پیغمبری
مین پیغمبرون کے کلام آنے سے خدا ہونیمین
مساوی تھے پر ہر ایک پیغمبر کو خدا کہنا چاہیئے یہ
باطل ہے اور عیسیٰ کا خدا ہونا بھی بے بنیاد اور
عاطل ہے اسیطرح سے رومیون کے خط کی ۸ باب
۱۴ سطر جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے وہی
ہی خدا کے فرزند ہین اور ملاخیا کے ۲ باب کہ کیا خدا نے
تمہین نہین پیدا کیا تمام سبکا ایک باپ نہین۔
زبور ۸۲ باب خدا نے مجھے کہا تو میرا بیٹا ہے آج مین

۱۲ باب۔ اسطر کیا وہ تیرا باپ نہین علی ہذا

اگر کہین کہ عیسیٰ مبنا حقیقی ہے تو یہ کہنا حکم اور
بیدلیل ہے یا یہ کہین کہ انجیل مین عیسیٰ الکوتاہ
پہلوٹہا کہا ہے وہ بھی نہین ہوسکتا۔ سفر الخروج
۴ باب ۲۲ سطر کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پلوٹہا ہے
اور ارمیا کی ۳۱ باب۔ سطر مین اسرائیل کو باپ
اور افرائیم میرا پہلوٹہا بیٹا ہے۔ اس سے بھی واضح
ہوا۔ کہ اسرائیل اور افرائیم بھی پہلوٹہی بیٹے ہین اور
عیسے انکی بعد تیسرے دہٹی ہونے چاہیئے اور یہ بھی اشکار
ہے کہ عیسے اکلوتا نہین ہوسکتا اسلیئے پہلوٹہی پہلے
ثبوت ہوگئی ہین کیونکہ اکلوتا تب ہی ہوتا ہے کوئی
بیٹا نہو یہان دو اور پہلوٹہی ثبوت ہوی اور پہلوٹہا
ہونا بھی غلط ہے آیا خدا کے تین جوروان تہین
جنسے بہ نسبت عورات کے ہر ایک پہلوٹہا ہوسکتا ہی
پھر نسبت خدا کی اضافت کرنے ناجائز ہے۔ بلکہ یون
کہنا چاہیئے کہ لفظ بیٹے کے نے زبان اسرائیلیین
مجازاً رواج پایا ہے نہ مثل خدا۔ کیونکہ اسرائیلی خدا
کو مربی جانکر اپنے طرف بیٹے کا لفظ اطلاق کرتے
تھے اور افرائیم اور اسرائیل اور عیسیٰ بہ سبب نبوت و
شوکت و صلاح و عبادت مین عزیز و مطیع ہونے اوسکے
پہلوٹہے خدا نے فرمایا۔ عیسیٰ خاتم النبیین نہین
ہوسکتے اوہنون نے اپنی بعد دوسرے کا آنا بیان
فرمایا ہے چنانچہ مکاشفات مین بعد انتقال عیسے
یوحنا حواری کی معرفت جنکا آنا ضرور ہے فرمایا۔

سفید موصوف اون کے حوالہ کیا وہ لیکر غایب ہوگئی
اور آخری زمانے مین ظاہر ہونگی اور بعض معتقدین
اہل اسلام کہتے ہین کہ اوس پتھر کو آدم بہشت سے
لائے تھے اون سے بو سا لیتے جبرئیل کے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو ملا شاید کہ وہ حجر اسود پہلے دودھ سے
زیادہ سفید تھا رواہ الترمذی اور صاحب روضۃ الاحباب
اور اپنے عصا کا ذکر اور حکمرانی کا بیان اور قومونکا
چکنا چور کرینگا تذکرہ صحیفۂ اشعیا مین بھی ہے اور
زبور مین ہے لیکن یوحنا کے جز سے صاف معلوم
ہوگیا کہ وہ بعد عیسیٰ کے ہوگا جیسا عیسیٰ نے فرمایا
کہ مین ایک شخص کو ایسا ایسا دونگا وہ غیر عیسیٰ ہے
اور عیسیٰ کے بعد یوحنا کی بعد کوئی ایسا غالب نہی
امتونکا سلطان قومونکا مختار اور سرکشون کو مطیع
اور نافرمانون کو ہلاک کرے سوا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کوی پیدا نہین ہوا ہے اور صبح جز
آپکی ہے کیونکہ عیسیٰ نے اس جز کو خدا سے پایا تھا
اور صبح کا ستارہ شریعت بیضا محمدی ہے۔ انزلنا
الیکم نورًا مبینا۔ یا جمعہ کا دن ہے اسواسطے صبح کا
ستارہ زہرہ ہے جسے لوگ کہتے ہین اور جمعہ
کے دن سے منسوب ہے اسلئے جمعہ کو سوکبا کہتے ہین
یا صبح کا ستارہ امام مہدی آخر زمان کفر کے تاریکی
کو دفع کرینگا یا شاید عیسیٰ نے آپکو صبح کا ستارہ کہا
ہو یعنے آخری زمانے مین مانند صبح کے ستارہ کے



۲۶ باب ۱۷ سطر جو غالب ہوتا ہے مینڈھے
سے بلکہ وہ بکا اور راوے سفید پتھر دونگا اور
اوس پتھر پر ایک نیا نام لکھا ہوا دونگا جسے اوس کے
پانیوالے کے سوا کوئی نہین جانتا۔ ۲۶ سطر سے
۲۹ سطر جو غالب ہوتا ہے اور میرے کاموں کو
آخر تک حفظ کرتا ہے مین اوسی قومون پر اختیار
دونگا اور وہ لوہے کی عصا سے اونپر حکومت
کرینگا دے کمہار کے برتنون کے مانند چکنا چور
کرینگا جیسا مینے اپنے باپ سے پایا ہے اور
اوسے صبح کا ستارہ دونگا۔
غالب و مظفر جسنے تمام سرکشون و ظالمون کو مغلوب
کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنکی اتباع غالب ہین کل
غالب اور حزب اللہ و سیف اللہ و اسد اللہ سے
ملقب ہوے اور اپنے کو انہین نام سے موسوم کیا
اور مخفی مین من گپ چپ کی میٹھائی جو غار حرا مین
کھلائی گئی یعنے علم نبوت اور سنگ سفید وہ ہے
جسے امامیہ اثنا عشریہ تحریر فرماتے ہین کہ جبرئیل
نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا اور اسپر کچھ
لکھا تھا کسی سے نہین پڑھا جاتا تھا اونہون نے
حضرت علی رض کو دیا تھا اور اونہون نے امام حسن کو
یہان تک کہ حسن عسکری کو پہنچا اور سنہ دو سو
ہجری مین حسن عسکری سے امام مہدی رض پیدا
ہوے سو جب ہوشیار ہوے حسن نے وہ سنگ